سوال

(542)استعمال میں آنے والے زیورات پر زکواۃ واجب نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید زکواۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زیورات اس کے نزدیک ہیں۔ اسکی عورت اس کو پہنا کرتی ہے۔ اس لئے استعمال میں آنے والے زیورات پر زکواۃ واجب نہیں کیا یہ سچ ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میری ناقص تحقیق میں زیورات پر ذکواۃ واجب نہیں۔ اگردے تو اچھا ہے۔

شرفیہ

وہ بعض سلف کا مسلک ہے۔ موطا میں دو اثر بھی ہیں۔ ایک عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ وہ اپنی یتیم بھانجیوں کی متولی تھیں۔ اوران بچیوں کے زیور کی زکواۃ نہ نکالتی تھیں۔ دوسرا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں اور لونڈیوں کے زیور سے زکواۃ نہ نکالتے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو ان دونوں اثروں میں تصریح نہیں۔ کہ ان کے زیوروں کا نصاب پورا تھا۔ یا نہیں یعنی بیس دینار تھا یا نہیں۔ ممکن ہے وہ نصاب سے کم ہوں۔ پھر خصوصاً جب آثار مرفوع حدیث کے خلاف ہوں تو ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور یہ آثار خلاف حدیث مرفوع ہیں۔ کما سیاتی اور بعض اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین کو امام ترمذی کے قول سے بھی مغالطہ ہوتا ہے۔ جہاں انہوں نے عمرو بن شعیب کی حدیث کو روایت کر کے کہا ہے۔

"المثنی بن الصباح وابن لہیعة یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی ہذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شئ" (انتہی)

"وسیاتی جواب قولہ الترمذي عن الحافظ ابن حجر قال فی بلوغ المرام عن عمرو بن شعیب عن ابیہعن جدہ عن امراۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہا ابنة لہا وفی ید ابنتہا مسکتان من ذہب فقال لہا اتعطین زکواۃ ہذا قالت لا قال ایسؤک ان یسورک اللہ بہما یوم القیامة سوا بن من نار فالقتہما رواہ الثلثة واسنادہ قوي وصحہ الحاکم من حدیث عائشة نتہی"

"وقال حافظ ابن حجر ایضا فی التلخیص الجیر بعد ذکر ہذا الحدیث بلفظ ابی داود اخرجہ من حدیث حسین المعلم وہو ثقة عن عمرو وفی رد علی الترمذي حیث جزم بانہ لا یعرف الا من حدیث ابن لہیعة

وابن المثنى بم الصباح وقدتابعهم حجاج بن ارطاة ایضاقال البیهقی وقدانضزالی حدیث عمرو بن شعیب حدیث ام سلمة وحدیث عائشةوسافہما وحدیث عائشةاخرجه ابوداودوالحاکم والدار قطنی والبیقی وحدیث ام سلمة اخرجه ابوداودوالحاکم وذکرمعہا ایضاوروي ایضاعن اسماء بنت یزیدرواہ احمدولفظہ عنہاقالت دخلت اناوخالتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلینا اساور من ذہب فقال لنا اتقطیان زکوتہ فقلنا لاقال اماتخافان ان یسورکما اللہ بسوار من ناردیانہ کاتہ ثم ذکرحدیث لازکات فی الحلی من روایۃالبیقی فی المعرفۃ ثم قال لااصل لہ انمایروي عن جابر من فولہ انتہی ج1ص"183

"وحدیث ام سلمة ذکرہ ایضافی بلوغ المرام بلفظ انہاکانت قلبس اوضاحامن ذہب فقالت یارسول اللہ اکنوہوقال اذاادیت زماتہ فلیس یکنزرواہ ابوداودوالدارقطنی وصحہ الحاکم انتہی"

خلاصہ یہ کہ زیور مستعمد میں زکواۃ فرض ہے۔ اس کا خلاف قطعاًباطل ہے (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

ھذاماعندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص693

محدث فتویٰ